قارئین کے خطوط

افکار و تاثرات

افکار و تاثرات کے تحت ہم سب سے پہلے سندھ کے مشہور گرامی مرتبت بزرگ صاحب ارشاد و طریقت شخصیت خانقاہ دین پور شریف کے قابل فخر مسند نشین حضرت المخدوم مولانا عبدالہادی صاحب دین پوری دامت برکاتہم کا ایک مکتوب گرامی پیش کرتے ہیں جس میں ملک کی حالت زار اور دینی سرد مہری بالخصوص جشن ایران کے موقع پر پریس کی دینی بے حسی پر اظہار افسوس کیا گیا ہے۔ یہ نامہ گرامی الحق کیلئے سرمایۂ افتخار و سعادت ہے۔ اور ہم ایسے قدسی صفات بزرگوں کی توجہات محبت پر خداوند کریم کے شکر گذار ہیں۔ (ادارہ)

★

جشنِ ایران اور پریس کی دینی بے حسی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ'۔ دعا ترقی درجات، اسلام کے مقدس نام پر حاصل کی جانے والی دنیا کی اس "سب سے بڑی اسلامی مملکت" میں "اسلام" پر جو کچھ بیت رہی ہے۔ اور ہم نے "من حیث القوم" شعائر وارکان اسلام سے روگردانی و اجتناب کا جو رویہ اختیار کیا ہے۔ نہ صرف یہ کہ توجہ طلب ہے بلکہ بہت حد تک اندوہناک اور مایوس کن بھی۔ نتائج کیا ہوں گے؟ اس کا بہتر علم خدائے علیم و بصیر ہی کو ہو سکتا ہے۔ معاشرہ میں راہ پا جانے والی اخلاقی بے راہ روی، تہذیب فرنگ کی تقلید، اسلام کے بنیادی عقائد تک سے کھلم کھلا انحراف اور تضحیک، اسلام کے نام پر الحاد اور بے دینی کی تبلیغ کے لئے نشر و اشاعت کے وسائل کی فراوانی اور سرپرستی اس کے برعکس "اہل حق" کی بے سر و سامانی ایسے امور ہیں کہ ان پر غور کرتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے۔ مبارکباد کے مستحق ہیں وہ لوگ جو ان ناسازگار حالات میں مشکلات کا سامنا کرتے ہوئے "شرار بولہبی" کے مقابلے میں "چراغ مصطفوی" کی لو بلند کئے ہوئے ہیں۔

عزیز محترم! جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ کسی قوم کی اخلاقی، سماجی، سیاسی، تمدنی، تہذیبی اور مذہبی حالت کا اندازہ روزمرہ کے واقعات اور حالاتِ حاضرہ سے لگایا جاتا ہے۔ اخبارات اور رسائل ایک آئینہ کی حیثیت سے قومی زندگی کی مجموعی صورتِ حال کا عکس پیش کرتے ہیں۔ آپ اسے مایوسی قرار دیں

یا بدولی (نا امیدی نہیں کہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہونے کا حکم ملا ہے) مجھ جیسے لوگ یہ عکس دیکھنے سے معذور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ فقیر ایک عرصہ سے اخبارات اور رسائل کے مطالعہ سے مجتنب ہے۔ ملنے ملانے والوں یا عزیزوں میں سے کوئی کسی قابلِ ذکر واقعہ کا تذکرہ کرتا ہے۔ تو سن لیتا ہوں۔ دل پر چوٹ پڑتی ہے تو ہاتھ خود بخود دعا کے لئے اٹھ جاتے ہیں۔ کہ اب بس میں یہی کچھ رہ گیا ہے۔ پچھلے دنوں جشنِ شہنشاہیت ایران کے متعلق سنا۔ اللہ اکبر، ہم نے یہ دن بھی دیکھنے تھے، دکھ اس بات کا تھا کہ کوئی ٹوکنے والا نہیں۔ حیرت اس امر پر تھی کہ اُن حلقوں کی طرف سے بھی کوئی صدائے احتجاج بلند نہیں ہوئی جن کے نزدیک مصر کے مرحوم صدر جمال عبدالناصر اس لئے گشتنی و گردن زدنی قرار پائے تھے کہ وہ اپنی کسی تقریر میں نحن ابنا الفراعنہ کہہ بیٹھے تھے۔ آپ کو یاد ہوگا کہ تنقید و تنقیص و شنام دہی اور بہتان طرازی کے ترکش میں کوئی تیر باقی نہیں رہا تھا (صدر ناصر مرحوم کی کیا حیثیت ہے ان حضرات کے قلم اور زبان سے امہات المومنین اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جلیل القدر صحابہ کرام تک محفوظ نہیں رہے)۔ اور پھر فقیر نے سنا کہ جمعیت علماء اسلام کے محترم قائدین مولانا غلام غوث ہزاروی، مولانا عبدالحکیم اور مولانا مفتی محمود نے ملتان میں ایک مشترکہ پریس کانفرنس میں مذکورہ جشن کے انعقاد کے بارے میں اربابِ بست و کشاد کی توجہ مبذول کرانے کی کوشش کی اور اب خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ رہا جب میرے ایک عزیز نے مذکورہ موضوع پر الحق کا اداریہ سنایا۔ عزیزم! خدا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارے اکابر کے جانشینوں نے اعلائے کلمۃ الحق کے سلسلے میں اسلاف کی قائم کردہ روایات کو برقرار رکھا ہے۔ ع اللہ کرے زورِ قلم اور زیادہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو حق گوئی و بے باکی کی مزید جرأت عطا فرمائے اور اسلام کے بنیادی عقائد کے تحفظ کے سلسلے میں آپ کی کوششوں کو شرفِ قبولیت بخشے۔ فقیر کافی عرصہ سے بیمار رہتا ہے۔ معالج حضرات کے مشورہ پر گذشتہ دو سال کا موسم گرما مری کے قریب بھوربن کے مقام پر قیام رہا۔ آپ حضرت مولانا عبدالحق صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں فقیر کی طرف سے ہدیۂ سلام پہنچائیں اور اُن سے یہ دعا کرنے کے لئے کہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جسمانی عوارضات کی صورت میں فقیر کو جن انعامات و عنایات سے سرفراز فرمایا ہے ان سے مانوس ہو جانے کی توفیق عنایت فرمائیں۔ باقی سب خیریت ہے۔ خدا کرے آپ بخیر و عافیت ہوں۔ والسلام

(حضرت مولانا عبدالہادی صاحب)
دینے پور